(کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل)

درجہ سابعہ (عالمیہ اول) کے نصاب ششماہی اول و ثانی میں شامل

SCQ's/LCQ's

شرحِ عقائد نسفیہ

کاوش ؛ نیاز رضا عطاری

جامعۃ المدینہ فیضانِ احمد رضا (نارتھ کراچی)

سوال :- صاحب شرح عقائد نسفیہ کے حالات زندگی بیان کریں ۔ ؟
جواب :- نام : سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی
لقب :- سعد الدین
ولادت :- 712 ھجری تفتازان میں پیدا ھوئے ۔
وفات :- 791 ھجری
اساتذہ :- 1 ــ علامہ عضد الدین ایجی 2 ــ ضیاء الدین عبد اللہ بن سعد اللہ قزوینی
3 ــ قطب الدین محمد بن محمد رازی
تصانیف :- 1 ــ شرح العضد 2 ــ مطول 3 ــ مختصر المعانی 4 ــ مفتاح العلوم
5 ــ التلویح فی شرح التوضیح 6 ــ شرح عقائد نسفیہ

سوال :- شوائب النقص اور بساطع حججہ کا معنی بیان کریں ۔؟
جواب :- شوائب النقص سے مراد نقص کے شبہ سے بھی اللہ پاک ھے اور بساطع حججہ سے مراد بلند دلیلیں یعنی معجزات مراد ھیں ۔

سوال :- عقائد اسلام کی اساس کس چیز پر ہے ۔ ؟
جواب :- عقائد اسلام کی اساس علم توحید و صفات باری تعالیٰ پر ھے ۔
فائدہ : اس کو علم کلام بھی کہتے ہیں ۔

سوال :- علم کلام کن 2 چیزوں سے نجات دیتا ھے؟
جواب :- علم کلام ان دو چیزوں سے نجات دیتا ہے 1) غیاھب شکوک یعنی عقائد میں تردد سے 2) ظلمات الاوھام سے یعنی عقائد باطلہ سے ۔

سوال :- طاویا کشح المقال عن الاطالۃ و الاملال اس عبارت کا ترجمہ کریں ۔؟
جواب :- گفتگو کے دامن کو لمبا اور اکتاہٹ میں ڈالنے سے بچاتے ہوئے۔

سوال :- مطویات، مکنونات، معضلات کا معنی بیان کریں۔؟
جواب :- مطویات : لپٹے ہوئے مقامات
مکنونات : چھپے ہوئے مقامات
معضلات : مشکل مقامات

سوال :- وہ احکام جن کا تعلق کیفیت عمل سے ھے انہیں کیا کہا جاتا ہے ۔؟
جواب :- وہ احکام جن کا تعلق کیفیت عمل سے ہے انہیں فرعیہ و عملیہ کہا جاتا ھے اور علم شرائع اور احکام بھی کہا جاتا ھے ۔

سوال :- وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد سے ھے انہیں کیا کہا جاتا ھے ۔ ؟
جواب :- وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد سے ھے انہیں اصلیہ و اعتقادیہ کہا جاتا ھے ۔

سوال :- شارح علیہ الرحمہ نے وہ احکام جن کا تعلق اعتقاد سے ھے انہیں علم توحید و صفات کا نام کیوں دیا۔ ؟
جواب :- اس لیے کہ علم توحید و صفات اعتقاد کی بحثوں میں سب سے زیادہ مشھور اور اعتقاد کے مقاصد میں اشرف ھے۔

سوال :- اوائل اسلام میں عقائد میں خرابی نہ پیدا ہوئی اسکی کی کیا وجہ تھی ۔؟
جواب :- نبی پاک علیہ السلام کی صحبت طیبہ کی برکت تھی اور یہ زمانہ نبی پاک علیہ السلام کے زمانے سے متصل تھا اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو ثقات صحابہ کرام کی بارگاہ میں رجوع کرلیا جاتا ۔

سوال :- فقہ اور اصول فقہ کی تعریف شرح عقائد کی روشنی میں بیان کریں نیز علم کلام کی تعریف بھی بیان کریں ۔ ؟
جواب :- احکام عملیہ کی ادلہ تفصیلیہ کے ذریعے معرفت حاصل کرنے کا نام فقہ ھے ۔
ادلہ کے احوال کی اجمالًا معرفت کا نام اصول فقہ ھے۔
عقائد کو ادلہ تفصیلیہ کے ذریعے جاننے کا نام علم کلام ھے۔

سوال :- علم کلام کو کلام کہنے کی وجوہات بیان کریں ۔؟
جواب :- علم کلام کو کلام کہنے کی چند وجوہات مندرجہ ذیل ھیں -
1) علم کلام کے ماہرین جب بھی بحث کا عنوان شروع کرتے ہیں تو اس میں لفظ کلام کو ذکر کرتے ہیں۔
2) علم کلام میں سب سے مشہور کلام کلام باری تعالیٰ ھے۔
3) علم کلام تحقیقات شرعیہ میں کلام کرنے کی قدرت پیدا کرتا ھے۔
4) علم کلام مباحث کے ساتھ اور کلام کو جانبین سے وارد کرنے کے ساتھ متحقق ہوتا ہے۔
5) کلاموں میں قوی کلام کو ہی کلام کہا جاتا ہے۔
6) علم کلام کی بنیاد ایسے دلائل قطعیہ پر ہے جن میں سے اکثر کی تائید دلائل سمعیہ سے ہوتی ھے ۔

سوال :- کلام متقدمین و متاخرین میں فرق بیان کریں ۔ ؟
جواب :- کلام متقدمین :- ادلّہ سمعیہ سے تائید شدہ ایسے قطعی دلائل جو اختلاط فلاسفہ سے پاک ہوں ۔
کلام متاخرین :- ادلّہ سمعیہ سے تائید شدہ ایسے قطعی دلائل جن میں اختلاط فلاسفہ ہو ۔

سوال :- معتزلہ فرقے کا بانی کون تھا اور اس نے کن بزرگ ہستی کی مجلس میں اعتزال کیا یعنی معتزلی ہوا ۔ ؟
جواب :- معتزلہ فرقے کا بانی واصل بن عطاء تھا اس نے حسن بصری رحمہ اللہ کی مجلس میں اعتزال کیا۔

سوال :- اصحاب العدل و التوحید کن مذہب کے لوگوں نے اپنا نام رکھا ۔ ؟
جواب :- اصحاب العدل و التوحید فرقہ معتزلہ نے اپنا نام رکھا ۔

سوال :- مطیع کا ثواب، عاصی کا عقاب اللہ پاک پر واجب ھے ، نیز اللہ پاک کی صفات قدیم نہیں ہیں یہ کن لوگوں کا عقیدہ ھے ۔؟
جواب :- معتزلیوں کا مذہب ہے کہ عاصی کا عقاب اور مطیع کا ثواب اللہ پاک پر واجب ھے اسی طرح انکے گمراہ عقائد میں سے ہے کہ اللہ پاک کی صفات قدیم نہیں ہیں ۔

سوال :- فرقہ معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرہ کے مرتکب کا کیا حکم ھے ۔ ؟
جواب :- فرقہ معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ مومن ہے نہ ہی کافر بلکہ انکے نزدیک ایمان و کفر کے درمیان ایک اور منزلت ھے ۔

سوال :- امام ابو الحسن اشعری اور ابو علی جبائی کا مناظرہ تحریر کریں ۔؟

جواب :- الشیخ ابو الحسن اشعری اور ابو علی جبائی کا مناظرہ :-
شیخ ابوالحسن اشعری نے ابو علی جبائی سے کہا : آپکی کیا رائے ہے ان تین بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک مطیع و فرمانبردار ہوکر مَرا ، دوسرا نا فرمان ہوکر مرا اور تیسرا بچپن میں ہی مر گیا ؟
جبائی معتزلی نے کہا :- پہلا جو فرمانبردار ہوکر مرا ہے اسے جنت میں بدلہ (ثواب) دیا جائے گا ، اور دوسرا اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا ، اور تیسرا نا اسے ثواب دیا جائے گا نا اسے عذاب دیا جائے گا ۔
شیخ ابوالحسن اشعری نے جبائی معتزلی سے کہا :- اگر تیسرا کہے ؛ اے میرے رب تونے مجھے بچپن میں کیوں موت دی ، تونے مجھے بڑا ہونے تک باقی کیوں نا رکھا کہ میں تجھ پر ایمان لاتا اور تیری عبادت کرتا پھر میں جنت میں داخل ہوتا ، تو ربّ ذوالجلال کیا فرمائے گا ۔ ؟ جبائی معتزلی نے کہا :- رب فرمائے گا : بیشک میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ تو اگر بڑا ہوجاتا تو ضرور نافرمانی کرتا ، پھر تو جہنم میں داخل ہوتا ، یہ زیادہ بہتر تھا تیرے لئیے کہ تو بچپن میں مرے .
شیخ ابوالحسن اشعری نے جبائی معتزلی سے کہا :- اگر دوسرا یہ کہے : اے میرے رب تونے مجھے بچپن میں موت کیوں نا دی؟ اگر میں تیری نافرمانی نا کرتا تو تو جہنم میں داخل نا کرتا ، تو رب کیا فرمائے گا پھر جبّائی ہکابکا رہ گیا ، پھر امام ابو الحسن اشعری نے ابو جبائی کی صحبت ترک کردی ، اس کے بعد آپ اور آپکے پیروکار معتزل کی رائے کو باطل کرنے کے در پہ ہوگئے ۔

سوال :- فلسفہ کس زبان کا لفظ ھے اور کس سے منقول ھے ۔ ؟
جواب :- فلسفہ یونانی زبان کا لفظ ھے اور یہ عربی کی طرف منقول ھے ۔

سوال :- علم کلام کے علوم میں اشرف ہونے کی وجوہات بیان کریں ۔ ؟
جواب :- علم کلام علوم میں اشرف ہے اسکی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :-
1) احکام شرعیہ کی بنیاد اس پر ھے
2) یہ علوم دینیہ کا رئیس ھے
3) اس علم میں عقائد اسلامیہ کی معلومات ھے ۔

سوال :- علم کلام میں سلف سے منقول طعن کی وجوہات بیان کریں ۔ ؟
جواب :- سلف کی جانب سے جن لوگوں کیلئے منع و طعن منقول ہے وہ 4 طرح کے لوگ ہیں ؛
1) جو متعصب ہو ؛ یعنی حق ظاہر ہونے کے بعد اسکی اطاعت نہ کرے ۔
2) جو کند ذہن غبی ہو ، وہ کبھی بھی علم الکلام کے مسائل و دلائل کو نہیں پاسکتا ، کیونکہ اسکی عقل یقینی دلائل کے حصول سے قاصر ہے، اگر ایسا شخص علم الکلام میں مشغول ہوگیا تو اسکا ایمان ڈگمگا جائے گا ۔
3) جو یہ ارادہ رکھے کہ علم کلام کے شبہات کو کمزور مسلمانوں پر ڈالے گا اور انہیں بہکائے گا جیساکہ ملحدوں نے کیا ۔
4)جو فلسفے کی باریکیوں میں غوطہ زن ہو ۔
ان چار لوگوں کے لیے سلف کی جانب سے طعن منقول ھے ۔

سوال :- علم کلام میں اصل مُحدثات کے وجود پر استدلال ھے تو مصنف نے اپنی کتاب کی ابتداء اس سے کیوں نہ فرمائی ۔؟

جواب :- مصنف علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کی ابتداء میں اعیان و اعراض کی بحث اس لیے ذکر فرمائی تاکہ اس کے ذریعے علم متحقق ہوجائے اور پھر اس کے ذریعے اھم مقصود تک پہنچا جائے ۔

سوال :- حق کی تعریف، اس کے اطلاقات اور اسکا مقابل بیان کریں ۔ ؟

جواب :- حق کی تعریف : وہ حکم جو واقع کے مطابق ہو۔

اطلاقات : حق کا اطلاق ان تمام پر ہوتا ھے اقوال، عقائد، ادیان وغیرہ ۔

حق کا مقابل باطل ہوتا ھے ۔

نوٹ ۔ صدق کا اطلاق اقوال ہی میں ہوتا ھے اور اس کا مقابل کذب ہوتا ھے۔

سوال :- شئ ہمارے نزدیک کس چیز کا نام ھے ۔ ؟

جواب۔ شئ ہمارے (یعنی اشاعرہ کے) نزدیک موجود کا نام ہے ۔

سوال :- ثبوت، تحقق، وجود، کون ان تمام الفاظ میں کیا نسبت ھے ۔ ؟

جواب :- ثبوت، تحقق ، وجود، کون یہ تمام الفاظ مترادف ہیں ۔

اور یہ سب بدیھی التصور ہیں۔

سوال :- فان قیل : فالحکم بثبوت حقائق الاشیاء اس عبارت کے ذریعے وار ہونے والے اعتراض اور اسکے جواب کو تحریر کریں ۔؟
جواب :- اعتراض :- حقائق الاشیاء ثابتۃٌ ماتن علیہ الرحمہ کی یہ عبارت درست نہیں کیونکہ حقائق تحقق سے بنا ھے اور تحقق کا معنی ھے ثبوت تو گویا کہ عبارت یوں ہوگی الثابتۃ ثابتٌ یعنی جو ثابت ھے وہ ثابت ھے ۔
جواب :- آپکا یہ اعتراض کرنا درست نہیں کیونکہ حقائق سے ہماری مراد یہ ہے کہ جن کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ ثابت ھے لھذا اعتراض ہی درست نہ ہوا۔

سوال :- و العلم بھا متحقق اس عبارت میں علم سے کیا مراد ھے۔ ؟
جواب :- شارح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :- علم سے مراد اشیاء کے وجود کا یقین ھے نہ کہ تمام حقائق کا علم مراد ھے۔

سوال :- سوفسطائی اور انکے گروہ بیان کریں ۔؟
جواب۔ سوفسطائی یہ وہ لوگ ہیں جو اشیاء کے متعلق باطل نظریات کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں ۔
1) عنادیہ : وہ لوگ جو اشیاء کی حقیقتوں کا انکار کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں یہ اوھام اور خیالات باطلہ ہیں۔
2) عندیہ : وہ لوگ جو اشیاء کو اعتقاد کے تابع مانتے ہیں۔
3) لا ادریہ : وہ لوگ جو اشیاء کو ثابت اور غیر ثابت دونوں نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک تمام چیزیں شک میں ھیں ۔

سوال :- قالوا : الضروریات منھا حسِّیات اس عبارت سے وارد ہونے والا اعتراض و جواب تحریر کریں ۔ ؟

جواب :- مصنف علیہ الرحمہ قالوا سے سوفسطائی کی جانب سے ہونے والے اعتراض کو بیان کر رہے ھیں۔

اعتراض : سوفسطائیہ کہتے ہیں : جب علم حاصل کرنے کا آلہ درست نہیں تو اشیا کی حقیقتوں کا علم ثابت نہ ہوا ۔ جیسے بھینگا ایک چیز کو دو دیکھتا ہے ، اسی طرح بخار والا شخص میٹھی چیز کو کڑوی محسوس کرتا ہے ۔

جواب :- قاعدہ ہے کہ سبب جزء کا غلط ہونا سبب کل کو باطل نہیں کرے گا یعنی بخار والی مثال کو لیکر شہد کو کڑوا نہیں کہہ سکتے کیونکہ بعض چیزوں کا علم یقینی طور پر ثابت ھے جیسے شہد کا میٹھا ہونا ۔

سوال :- بدیھیات میں اختلاف کی کیا وجہ ہوتی ھے۔؟

جواب :- بدیھیات میں اختلاف کی 2 وجہ ہیں

1) انسیت و عادت کا نہ ہونا 2) تصور میں پوشیدگی کا ہونا ۔

سوال :- سوف اور فیلاسوف کا معنی بیان کریں ۔ ؟

جواب :- سوف کا معنی ھے :- علم و حکمت / فیلا سوف کا معنی ھے :- محب الحکمت

سوال :- شارح علیہ الرحمۃ کی علم کی بیان کردہ تعریف ذکر کریں ۔؟

جواب :- علم کی تعریف : ایسی صفت روشن ہوجائے وہ مذکور جسکے ساتھ یہ صفت قائم ہو ۔

فائدہ : علم کی یہ تعریف حواس ، ادراک ، عقل، تصدیقات یقینیہ اور و غیر یقینیہ ان تمام کو شامل ھے۔

سوال :- اسباب علم کتنے ہیں شرح عقائد کی روشنی میں بیان کریں ۔ ؟
جواب :- اسباب علم تین ہیں ۔
(1) حواسِ سلیمہ (2)خبر صادق (3)عقل

سوال :- (فان قیل :- السبب المؤثر فی العلوم) اس عبارت سے وارد ہونے والے اعتراض اور اسکے جواب کو تحریر کریں ۔ ؟
جواب :- اعتراض : آپ نے علم کے اسباب کو تین میں منحصر کیا ہے حالانکہ اس کے علاوہ دیگر اور بھی ایسے اسباب ہیں جن سے علم حاصل ہوتا ہے ،
جیسے :- وجدان ، حدس ، تجربہ وغیرہ لھذا آپ کا علم کے اسباب کو تین میں منحصر کرنا درست نہیں ہے ۔ ؟
جواب :- اسباب علم تین طرح کے ہیں ۔ 1) سبب مؤثر یعنی اللہ پاک
2) سبب ظاھر : جیسے آگ کا جلانا
3) وہ سبب جو مفضی فی الجملہ ہو
علم کے اسباب میں ہماری مراد سبب فی الجملہ ہے اور یہ مراد لینا مشائخ کرام کی عادت کی بناء پر ہے کہ وہ مقاصد پر اکتفاء کرتے ہیں اور فلاسفہ کے دقائق سے اعراض کرتے ہیں لھذا اسباب علم کو تین میں منحصر کرنا درست ہے ۔

سوال :- کیا حواس خمسہ اپنے مخصوص ادراک کے علاوہ بھی ادراک کرسکتے ہیں ۔؟
جواب :- اس بات میں علماء کرام کا اختلاف ہے اور حق و درست بات یہ ہے کہ اگر اللہ پاک چاہے تو حواس خمسہ مخصوص ادراک کے علاوہ بھی ادراک کرسکتے ہیں -

سوال :- بصر ، شم ، لمس ، ذوق ان تمام کی تعریفات ذکر کریں ۔ ؟

جواب :- بصر کی تعریف :- ایسی قوت جو ان دو کھوکھلے پٹھوں میں رکھی گئی ہو جو ملتے ہوں پھر جدا ہو جاتے ہوں ۔

شم کی تعریف :- ایسی قوت جس کو رکھا گیا ہو دماغ کے اگلے حصہ میں ان دو زائد ابھری ہوئی جگہ میں جو پستان کے سرے کے مشابہ ہوتے ہیں ۔

لمس کی تعریف :- ایسی قوت جو انسان کے تمام بدن میں پھیلا دی گئی ھے ۔

ذوق کی تعریف :- ایسی قوت جو زبان کے ظاہری چمڑے پر بچھے ہوئے پٹھے میں رکھی گئی ھے۔

سوال :- کس صورت میں صدق و کذب خبر کے اوصاف میں سے ہوں گے اور کس صورت میں مخبر کے اوصاف میں سے ہوں گے ۔ ؟
جواب :- اگر خبر سے مراد ایسا کلام ہے جو واقع کے مطابق ہو تو خبر صادق ہوگی اور اگر خبر واقع کے مطابق نہ ہو تو خبر کاذب ہوگی تو اس صورت میں صدق و کذب خبر کے اوصاف میں سے ہوں گے اور اگر خبر سے مراد علی ماھوبہ صدق کیلئے ہو اور لا علی ماھوبہ کذب کیلئے ہو تو اس صورت میں صدق و کذب مخبر کے اوصاف میں سے ہوں گے ۔

سوال :- آپ نے فرمایا حواس خمسہ اپنے مخصوص ادراک کے علاوہ ادراک نہیں کرسکتے ، ہم آپکو دکھاتے ہیں ایک حاسہ حواسِ خمسہ میں سے 2 چیزوں کا بیک وقت ادراک کرتا ہے جیسے : ذائقہ شیئ کی حلاوت اور اسکی حرارت کا ایک ساتھ ادراک کرتا ہے ۔ ؟

جواب :- ایسا نہیں ہے! بلکہ حلاوت کا ادراک ذوق کے ذریعے ہوتا ہے اور حرارت اس لمس سے حاصل ہوتی ہے جو منہ اور زبان میں موجود ہے ۔

سوال :- خبر متواتر کو متواتر کیوں کہا جاتا ہے ۔ ؟

جواب :- خبر متواتر کو متواتر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ یکبارگی واقع نہیں ہوتی بلکہ تعاقب اور توالی کے طور پر واقع ہوتی ہے -

سوال :- خبر صادق کی تعریف اور اسکی دونوں اقسام بیان کریں ۔ ؟

جواب :- خبر صادق : وہ خبر جو واقع کے مطابق ہو ۔

خبرِ صادق : اسکی 2 قسمیں ہیں ۔

1)خبرِ متواتر 2)خبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خبرِ متواتر : وہ خبر جو ایسی قوم سے صادر ہو جنکا جھوٹ پر اتفاق محال ہو ۔

فائدہ :- جب تواتر کی شرائط پوری ہوں تو اس سے حاصل ہونے والا علم ضروری و قطعی ہوگا ، خواہ وہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو یا کسی اور سے ۔

خبرِ رسول : وہ خبر ہے کہ جس کی تائید معجزے کے ذریعے ہوئی ہو ۔

سوال :- اگر تواتر علم یقینی کا فائدہ دیتا ہے تو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خبر دی اور خبر دینے والے تواتر کے درجے میں ہیں تو پھر انکی یہ خبر درست ہوئی ۔ ؟
جواب :- نصاری کا یہ تواتر مقبول نہیں بلکہ ممنوع ہے کیونکہ اس قتل کی شروع میں خبر دینے والے چار افراد تھے اور ان چار کا جھوٹ پر اتفاق ممکن ہے ۔

سوال :- خبر کل واحد لایفید الا الظن اس عبارت سے وارد ہونے والے اعتراض کو بیان کریں ۔؟
جواب :- اعتراض :-متواتر کی اصل خبر واحد ہے تو جب خبر واحد میں کذب ممکن ہے تو خبر متواتر میں بھی کذب ممکن ہوگا ۔ ؟
جواب :- بات درست ہے لیکن جب کوئی شئ اجتماع کے ساتھ ہو جاتی ہے تو وہ ویسی نہیں رہتی جیسے وہ انفراد کی حالت میں ہوتی ہے لہٰذا خبر واحد جب حدِ تواتر تک پہنچی تو کذب ممکن نہ رہا ۔

سوال :- معجزہ اور رسول کی تعریف بیان کریں نیز اس میں کتابت شرط ہے یا نہیں بیان کریں؟
جواب :- معجزہ : ایسا خارق عادت کام جسکے ذریعے اسکے لیے صدق کے اظہار کا قصد کیا گیا ہو جو یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ کا رسول ہے ۔
رسول : وہ انسان جسے اللہ پاک مخلوق کی طرف احکام پہنچانے کے لیے مبعوث فرمائے ۔
شارح علیہ الرحمہ کے نزدیک رسول کے لیے کتاب کا ہونا شرط ہے ۔

سوال :- دلیل کی تعریفات بیان کریں نیز اس میں اوفق تعریف کی تعیین کریں ۔ ؟
جواب :- اصولیوں کے نزدیک :- نظر صحیح کے ساتھ غور و فکر کرکے مطلوبِ خبری تک پہنچنے کا نام دلیل ہے ۔
عامہ کتب میں : ایسا قول جو چند قضیوں سے ملکر مرکب ہوا ہو جس کے تسلیم کرنے سے قول آخر کا تسلیم کرنا لازم آئے ۔
مناطقہ کے نزدیک : جس کے جاننے سے شیئ آخر کا جاننا لازم آئے ۔ یہ تعریف اوپر والی دونوں تعریف سے اوفق ھے ۔

سوال :- وہ علم جو خبر رسول سے ثابت ہوتا ہے وہ کس کے مشابہ ہوتا ہے ۔ ؟
جواب :- وہ علم ثابت بالضرورۃ کے مشابہ ہوتا ہے ۔

سوال :- تیقن اور ثبات سے کیا مراد ہوتا ہے ۔ ؟
جواب :- تیقن سے مراد : عدمِ احتمال نقیض اور ثبات سے مراد : عدمِ احتمال زوال ۔

سوال :- خبر کب جہل مرکب ، ظن ، اور تقلید ہوگی ۔؟
جواب : خبر اگر واقع کے مطابق نہ ہو تو جھل مرکب ہوگی ۔
خبر اگر جازم نہ ہو تو ظن ہوگی ۔
خبر اگر ثابت نہ ہو تو تقلید ہوگی۔

سوال :- خبر واحد سے علم یقینی کا فائدہ کیوں حاصل نہیں ہوتا ۔؟
جواب :- خبر واحد میں شبہ ہوتا ہے اور اس شبہ کی وجہ سے خبر واحد علم یقینی کا فائدہ نہیں دیتی ۔

سوال :- شارح علیہ الرحمہ نے خبر صادق کی جو دو قسمیں بیان کی ہیں اس پر وارد ہونے والا اعتراض مع جواب تحریر کریں ۔ ؟
جواب :- اعتراض : وہ خبر صادق جو مفید علم ہے اسکو دو قسموں میں منحصر کرنا درست نہیں اس لیے کہ ان دونوں قسموں علاوہ سے بھی خبر صادق حاصل ہوتی ہے مثال : اللہ پاک کی خبر اور فرشتے کی خبر وغیرہ ۔؟
جواب :- خبر سے ہماری مراد ایسی خبر ہے جو عام مخلوق کے لیے علم کا سبب ہو ۔ تو اللہ پاک کی خبر اور فرشتوں کی خبر من جہتِ الرسول عام مخلوق کے لیے علم کا سبب ہے ۔ اور یہ مفید علم بھی ہے لہٰذا اعتراض کرنا درست نہ ہوا ۔

سوال :- شرح عقائد کی روشنی میں عقل کی بیان کی ہوئی تعریفات بیان کیجیے ۔ ؟
جواب :- عقل کی تعریف : ایسی قوت جو نفس کو علوم و ادراکات کیلئے تیار کرے ۔

عقل : ایسا جوھر کہ جس کے ذریعے وسائط کے ساتھ غائبات کا اور مشاھدات کے ساتھ محسوسات کا ادراک کیا جاسکے ۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے عقل کے سبب علم ہونے کو کیوں بیان فرمایا ہے ۔ ؟
جواب :- ماتن علیہ الرحمہ نے عقل کے سبب علم ہونے کی صراحت اس لئے فرمائی کہ دو گمراہ گروہوں (سمنیہ/ ملاحدہ) نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اسے سبب علم تسلیم نہیں کیا ۔

سوال :- والجواب : ان ذلک لفساد النظر یہ عبارت کس اعتراض کا جواب ہے ۔ ؟
جواب :- اعتراض : سمنیہ اور ملاحدہ کہتے ہیں کہ اگر عقل کے ذریعے علم آتا تو اختلاف کی کثرت نہ ہوتی اور نہ ہی آراء میں تناقص ہوتا حالانکہ ایسا نہیں ہے لھذا عقل کو سبب علم بنانا درست نہیں ۔
جواب : اختلاف کی کثرت اور آراء میں تناقض فساد نظر سے ہوتا ہے اور یہ فساد نظر نظر صحیح کے مفید علم ہونے کے منافی نہیں اور اگر عقل سبب علم نہیں تو تم نے جو کہا ہے یہ بھی تو عقل میں غور وفکر کرنے سے کہا ہے لھذا تمہارا عقل کو سبب علم نہ ماننے والا دعویٰ ہی درست نہیں ہے ۔

سوال :- قیل کونہ مفیدا للعلم اس عبارت میں وارد ہونے والے اعتراض و جواب بیان کریں ۔؟
جواب :- شارح علیہ الرحمہ اس عبارت سے گروہ سُمنیہ اور بعض فلاسفہ کی جانب سے وارد ہونے والے اعتراض کو بیان کر رہے ہیں : اگر نظر صحیح مفید علم ہے تو پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ضروری ہوگی یا نظری اور اگر ضروری ہے تو اس میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے حالانکہ اختلاف تو پایا جاتا ہے ۔؟
جواب :- ضروری میں اختلاف اصلاً نہیں ہوتا البتہ اگر ہو تو اسکی 2 وجہ ہیں ۔۔ (1) عناد (سرکشی) (2) ادراک میں قصور یعنی کمی کیونکہ ہر عقل باتفاق العقلا بحسب الفطرت مختلف ہوتی ہے ۔

سوال :- ضروری میں اختلاف کی وجہ بیان کریں ۔ ؟
جواب :- ضروری میں اختلاف اصلاً نہیں ہوتا البتہ اگر ہو تو اسکی 2 وجہ ہیں ۔۔
(1) عناد (2) ادراک میں قصور یعنی کمی

سوال :- صاحب بدایہ نے علم حادث کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں ۔ ؟
جواب :- صاحب بدایہ نے علم حادث کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں۔

(1) ضروری :- وہ ہے کہ جسکو اللہ پاک بندے کے دل میں بغیر کسب و اختیار کے پیدا فرمائے ۔
(2) اکتسابی :- وہ ہے کہ جسکو اللہ پاک بندے میں کسب کے واسطے سے پیدا فرماتا ہے ۔

سوال :- الھام کی تعریف اور اسکی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- الھام کہتے ہیں القاء کو یعنی فیض کے طریقے پر کسی چیز کا دل میں آنا ۔
اہلِ حق کے نزدیک الھام معرفت کے اسباب میں سے نہیں ہے ۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمۃ نے الھام کی تعریف میں من اسباب العلم کیوں نہیں کہا ۔؟
جواب :- اس بات پر تنبیہ کرتے ہوئے کہ علم اور معرفت ان دونوں سے مراد ایک ہی ہے ۔

سوال :- عالَم کی تعریف اور اسکے قدیم یا حادث ہونے میں اقوال بیان کریں ۔ ؟
جواب :- ماسوی اللہِ موجودات میں سے ہر چیز عالَم کہلاتی ہے ۔
ہمارے نزدیک : عالَم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث ہونے والا ہے ۔
فلاسفہ کے نزدیک : یہ لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ آسمان اپنے مادے ، صورت اور شکل کے ساتھ قدیم ہے اسی طرح عناصر اربع بھی اپنے معانی اور صورت کے ساتھ قدیم ہیں ۔

سوال :- فلاسفہ کے نزدیک عالَم کے حادث ہونے سے کیا مراد ہے ۔ ؟
جواب :- فلاسفہ کے نزدیک : حادث ہونے سے مراد عالَم کا محتاج الی الغیر ہونا ہے جب کہ ہمارے نزدیک : حدوث سے مراد جس پر عدم سبقت کر چکا ہو ۔

سوال :- عین کی تعریف اور متکلمین کے نزدیک قائم بذاتہ کا معنی بیان کریں ۔ ؟
جواب :- عین : ایسا ممکن ہے کہ جس کیلئے قائم بذاتہ ہو
متکلمین :- شیئ کا بنفسہ کسی چیز کے تابع ہوئے بغیر متحیز ہونا ۔
عرض :- وہ شیئ جو اپنے متحیز ہونے میں جوہر کے تحیز کے تابع ہو ۔

سوال :- فلاسفہ کے نزدیک قائم بذاتہ اور قائم بغیرہ کا معنی بیان کریں ۔؟
جواب :- قائم بذاتہ : کسی بھی شیئ کا ایسے محل سے مستغنی ہونا کہ جو اسے قائم کرسکے۔
قائم بغیرہ : کسی بھی شیئ کا شیئ آخر کے ساتھ اس طرح خاص ہونا کہ اول نعت اور ثانی منعوت ہو ۔

سوال :- جوھر کی تعریف کریں نیز ماتن علیہ الرحمہ نے وھو الجوھر کیوں نہیں کہا ۔ ؟
جواب :- جوھر : یہ ایسا عین ہے جو انقسام کو عملا، وھما، اور فرضا قبول نہ کرے یعنی وہ جزء جو متجیز نہ ھو ۔ اس لئے کہ اگر غیر مرکب کو جوھر میں منحصر کریں گے تو پہلے ھیولی صورت جسمیہ وغیرہ کا بطلان کرنا ہوگا ۔

سوال :- جسم کے لئے کتنے اجزا کا ہونا ضروری ہے - ؟
جواب :- بعض کے نزدیک : تین اجزاء کا ہونا ضروری ہے تاکہ ابعاد ثلاثہ بطور قائمہ زوایا متحقق ہوسکیں ۔اور بعض کے نزدیک اٹھ اجزاء کا ہونا ضروری ہے ۔

سوال :- جزء لایتجزی کے اثبات پر کتاب میں ذکردہ قوی ترین دلیل بیان کریں نیز مشائخ کے نزدیک جزء لایتجزی کے اثبات پر کتنی اور کونسی دلییں ہیں ؟
جواب :- جزء لا یتجزی کے اثبات پر سب سے قوی ترین دلیل یہ ہے کہ کرّہ حقیقہ کو اگر سطح زمین پر رکھا جائے تو کرّہ حقیقی کا مماس (ملنا) سطح حقیقی سے ایسے جزء کے ساتھ ہوگا جو کہ غیر منقسم ہے لھذا ثابت ہوگیا کہ جزء لایتجزی ثابت ہے ۔

مشائخ کے نزدیک جزء لایتجزی کے اثبات پر دو دلیلیں ہیں ۔
(1) اگر ہر عین لا الی نھایہ کی طرف منقسم ہو تو رائی کا دانہ پہاڑ سے چھوٹا نہ ہوگا کیونکہ یہ دونوں اس صورت میں غیر متناھی الاجزاء ہونگے حالانکہ یہ متناہی ہیں ۔ لھذا ثابت ہوگیا کہ جزء لایتجزی ثابت ہے ۔
(2) جسم کے اجزء متصل نہیں ہے کیونکہ اگر یہ متصل ہوں تو ان میں افتراق کیوں ہوتا ہے لہٰذا اللہ پاک اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ جسم میں افتراق کو پیدا کردے جو کہ متجزی نہ ہو ۔

سوال :- جزء لایتجزی کے مسئلے میں امام رازی کا مؤقف بیان کریں نیز جزء لایتجزی کے اثبات میں ہمیں کیا فائدہ حاصل ہے ۔؟

جواب :- امام رازی علیہ الرحمہ نے جزء لایتجزی کے نہ اثبات کا قول کیا نہ ہی بطلان کا بلکہ آپ کا مؤقف اس میں توقف کرنا ہے ۔
جی ہاں بالکل جزء لایتجزی کے اثبات میں کثیر فوائد ہیں جن میں یہ کہ فلاسفہ کے جو باطل عقائد ہیں ان سے نجات حاصل ہوگی ۔ مثلا : ھیولی کا اثبات ، عالَم کے قدیم ہونے کے ساتھ اس کے لیئے صورت نوعیہ کا اثبات وغیرہ ان جیسے نظریات سے نجات حاصل ہوگی ۔

سوال :- عرض کی تعریف کریں نیز عرض کہاں پیدا ہوتا ہے اور اسکی چند مثالیں کیا ہے ۔؟
جواب :- عرض کی تعریف :- وہ شی ،جو بذاتہ قائم نہ ہو بلکہ غیر کے سبب قائم ہو ۔
عرض کا پیدا ہونا یعنی عرض کا وجود 2 مقامات پر ہوتا ہے ۔ (1) اجسام (2) جواہر
عرض کی مثالیں یہ ہیں :- (1) الوان (2) اکوان (3) طعوم (4) روائح ۔

سوال :- الوان کی اصل کیا ہے نیز طعوم کی انواع تسعہ بیان کریں ؟
جواب :- الوان یعنی رنگ کی اصل کے بارے میں دو قول ہیں (1) سفید و سیاہ (2) سفید ، سیاہ، سرخ ، سبز ، اور پیلا بقیہ سب ان سے ملکر بنتے ہیں ۔

انواع تسعہ یہ ہیں : (1) مرارہ (2) حرقہ (3) ملوحہ (4) عفوصہ (5) حموضہ (6) قبض (7) حلاوۃ (8) دسومہ (9) تفاھہ ۔

سوال :-. اعیان کے حدوث پر دلیل تحریر کریں ۔؟
جواب :- اعیان حادث ہیں کیونکہ کوئی بھی عین حوادث سے خالی نہیں اور ہر وہ چیز جو حوادث سے خالی نہ ہو وہ حادث ہوتی ہے ۔ اس بات کو یوں سمجھیں کہ ہر عین حرکت اور سکون پر مبنی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ حرکت و سکون دونوں ہی حادث ہیں لہٰذا عین بھی حادث ہوا ۔

سوال :- حرکت و سکون کس طرح حادث ہیں ۔؟
جواب :- حرکت و سکون دونوں حادث ہیں کیونکہ جسم یا جوہر جس حیز پر ابھی موجود ہے پہلے بھی وہیں پر تھا یا ابھی اس حیز میں آیا ھے اگر پہلے بھی اسی حیز میں تھا تو اسے سکون کہیں گے اور اگر پہلے اس حیز میں نہ تھا ابھی اس حیز میں آیا تو اسے حرکت کہیں گے اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ دونوں (یعنی جسم اور جوہر) ہی حادث ہیں لہٰذا حرکت اور سکون دونوں کا حادث ہونا ثابت ہوگیا ۔

سوال :- یجوز ان لا یکون مسبوقا اس عبارت سے وارد ہونے والے اعتراض و جواب کو بیان کریں ۔؟
جواب :- اعتراض :- آپ نے فرمایا کہ ہر عین کسی نہ کسی حیز میں ہوگا پھر وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا متحرک ہوگا یا ساکن لیکن ہم ثابت کرتے ہیں وہ بچہ جو ابھی پیدا ہوا ہو وہ کسی حیز میں نہیں تھا تو اسکے لیے حرکت و سکون بھی ثابت نہ ہوا لہٰذا اس سے عالم کا حادث نہ ہونا ثابت ہوگیا ۔؟
جواب :- اس اعتراض سے تو ہمارا دعوی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بچہ جو ابھی پیدا ہوا ہو وہ کسی حیز میں نہیں تھا پتہ لگا کہ وہ معدوم الوجود اور مسبوق العدم ہوا لھذا ثابت ہوگیا کہ عالم حادث ہے ۔

سوال :- جو شئی حدوث سے خالی نہیں اگر وہ ازل میں ثابت ہو تو اس سے کیا خرابی لازم آئے گی ۔؟
جواب :- جو شئی حدوث سے خالی نہیں اگر وہ ازل میں ثابت ہو تو حادث کا ازل میں ثبوت لازم آئے گا جو کہ محال ہے ۔

سوال :- لا دلیل علی انحصار الاعیان اس عبارت سے وارد ہونے والا اعتراض مع جواب بیان کریں ۔؟
جواب :- اعتراض :- آپ کا اعیان کو اجسام اور جواہر میں منحصر کرنا تب درست ہوگا جبکہ آپ ایسا ممکن قائم بذاتہ ثابت کریں جس کا کوئی حیز نہ ہو حالانکہ ایسا کوئی حیز ثابت نہیں لہٰذا آپ کا عالم کے بارے میں دعوی حدوث درست نہ ہوا ۔؟
جواب :- ہمارا دعوی حدوث ان کے بارے میں ہے جن کا وجود ممکنات کہ قبیل سے ہو جبکہ ایسا ممکن قائم بذاتہ جس کا کوئی حیز نہ ہو وہ از قبیل ممکنات نہیں فلا اعتراض علیہ ۔

سوال :- اِنَّ ما ذکر لا یدل علی حدوث جمیع الااعراض اس عبارت سے وارد ہونے والے اعتراض و جواب کو بیان کریں ۔؟
جواب :- اعتراض :- آپ نے ثابت کیا کہ عالم اپنے جمیع اجزاء کے ساتھ حادث ہے لیکن اس میں یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ جمیع اعراض یعنی تمام عرض حادث ہوں کیونکہ بعض ایسی اشیاء ہیں جن کے حدوث کا ادارک مشاہدے سے نہیں کیا جا سکتا ۔؟
جواب :- یہ اعتراض ہمارے دعوی اور مقصود میں خلل نہیں پیدا کرتا کیونکہ یہ بات ہم ثابت کرچکے ہیں کہ عین حادث ہے تو عرض خود بخود حادث ہوگیا ۔

سوال :- فلاسفہ کے نزدیک ازل اور حرکت ازلیہ کس چیز کا نام ہے ۔؟
جواب :- فلاسفہ کے نزدیک ازل دو چیزوں کا نام ہے ۔ (1) عدم اولیت یعنی جس کی ابتداء کا علم نہ ہو ۔ (2) استمرار الوجود یعنی جس کا وجود مستقل ہو ۔
حرکت ازلیہ :- کوئی بھی حرکت ایسی نہیں مگر اس سے پہلے کوئی حرکت ہے لا الی بدایۃ ۔

سوال :- لو کان کل جسم فی حیز لزم عدم تناھی الاجسام اعتراض و جواب لکھیں ۔؟
جواب :- اعتراض : آپ نے کہا جسم یا جوہر کسی نہ کسی حیز میں ضرور ہوگا اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر تمام اجسام کسی نہ کسی حیز میں ضروری طور پر ہوں گے اس سے تو اجسام کے غیر متناھی ہونے کی خرابی لازم آتی ہے جو کہ باطل ہے ۔؟
جواب :- یہ اعتراض اس صورت میں درست ہوگا جب حیز سے مراد سطح باطن ہو حالانکہ ہماری مراد حیز سے وہ خالی وہم ہے جسے جسم نے مشغول کر رکھا ہو اس تعریف کے مطابق اجسام کا غیر متناہی ہونا لازم نہیں آتا ۔

سوال :- محدث للعالم سے مراد کون سی ذات ہے نیز ذاتِ واجب جائز الوجود ہو تو کیا خراب لازم آئے گی ۔؟
جواب :- محدث للعالم سے مراد اللہ پاک کی ذات ہے اور وہ ذات واجب الوجود جس کا وجود اس کی ذات کے اعتبار سے ہو اور وہ کسی شے کی طرف اصلًا محتاج نہ ہو ۔
اگر ذات واجب جائز الوجود ہو تو اس سے یہ خرابی لازم آئے گی کہ جائز الوجود کا عالَم سے ہونا لازم آئے گا اور پھر ذاتِ واجب کا عالَم کے لیے محدث یعنی ایجاد کرنے والا ہونا درست نہ ہوگا باوجود اس کے کہ عالَم ان تمام چیزوں کو کہا جاتا ہے جو صانع کے وجود پر دلیل ہوں ۔

سوال :- صانع عالم کی وحدانیت پر دلیل تمانع ذکر کریں ۔؟
جواب :- لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا "
وضاحت : اگر زمین و آسمان میں دو خدا ہوتے تو ایک حرکتِ زید کا ارادہ کرتا اور ایک سکونِ زید کا ارادہ کرتا اور یہ دونوں معاملے از قبیل ممکن ہیں لہٰذا اب جس کا ارادہ نافذ ہوگا تو نفاذ کی صورت میں ایک کا عجز لازم آئے گا حالانکہ خدا پر عجز محال ہے اور دونوں کا ارادہ بیک وقت نافذ ہو یہ بھی نہیں ہوسکتا پتہ لگا کہ تعدد الھۃ محال ہے ۔

سوال :- بما ذکرنا یندفع ما یقال مصنف کس اعتراض کے دفع ہونے کی بات ذکر فرمارہے ہیں ۔؟
جواب :- اعتراض :- آپ نے کہا کہ اگر دو خدا ہوں تو فساد لازم آئے گا آپ کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ دو خدا ہوں اور تمام امور میں اتفاق کر لیں لہٰذا پتہ لگا کہ تمانع تعدد الہ کو محال نہیں کرتا ۔؟
جواب :- لو کان فیھما آلھۃ قرآن کریم میں اللہ پاک کا یہ قول حجت اقناعی ہے اور اس آیت میں تلازم تلازم عادی ہے یعنی جہاں پر تعدد ہوتا ہے وہاں عادتا فساد ہوتا ہے ۔ آپ دنیا میں دیکھ لیں کسی ملک کے دو بادشاہ ایک دوسرے کے لیے تمانع یعنی رکاوٹ ہیں ۔

سوال :- لو کان فیھما آلھۃ اس آیت میں حجت کو اگر حجت اقناعی تسلیم نہ کیا جائے تو کیا خرابی لازم آئے گئ ۔؟
جواب :- اگر آیت مبارکہ میں حجت اقناعی مراد نہ ہو بلکہ حجت قطعی مراد ہو تو معنی و مقصود درست نہیں ہوگا کیونکہ حجت قطعیہ مراد لینے میں فسادِ بالفعل مراد ہوگا یعنی فساد ابھی ہو رہا ہے حالانکہ فساد تو ابھی نہیں ہو رہا ورنہ تو موجودہ عالَم کا نظام تباہ ہوجائے گا لہٰذا پتہ لگا کہ محض تعدد الہ فساد بالفعل کو مستلزم نہیں ۔

سوال :- قدیم کی تعریف کریں نیز واجب اور قدیم کے درمیان کیا نسبت ہے بیان کریں ۔؟
جواب :- قدیم :- جس کے وجود کی ابتدا نہ ہو ۔
قدمائے متکلمین کے نزدیک :- واجب اور قدیم مترادف ہیں ۔
لیکن یہ قول درست نہیں کیونکہ ان دونوں کے مفہوم میں یقینی طور پر تغایر ہے ۔
اشاعرہ کے نزدیک :- واجب اور قدیم میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کیونکہ قدیم واجب کے کی صفات پر صادق آتا ہے لیکن واجب صفات قدیمہ پر صادق نہیں آتا ۔

سوال :- حمید الدین ضریری اور ان کے متبعین کے نزدیک واجب اور قدیم میں کیا نسبت ہے ۔؟
جواب :- حمید الدین ضریری اور ان کے متبعین کے نزدیک واجب اور قدیم میں نسبت تساوی ہے یہ کہتے ہیں :- جو قدیم ہے وہ واجب لذاتہ ہے کیونکہ اگر وہ واجب لذاتہ نہ ہو تو جائز العدم ہوگا اور اس پر حدوث ممکن ہوگا حالانکہ یہ جائز نہیں ۔

سوال :- واجب اور قدیم میں نسبت تساوی ماننے سے کیا خرابی لازم آتی ہے ۔؟
جواب :- واجب اور قدیم میں نسبت تساوی مانیں تو وجباء میں تعدد یعنی ذات واجب میں تعدد لازم آئے گا جو کہ توحید باری تعالی کے منافی ہے ۔

سوال :- بِانَّ الصفاتَ واجب اعتراض و جواب بیان کریں ۔؟

جواب :- امام حمید الدین ضریری کہتے ہیں :- اللہ پاک کی ذات و صفات دونوں واجب الوجود ہیں اس پر اعتراض قائم ہوتا ہے کہ اگر صفات واجب لذاتہ ہیں تو ضروری طور پر باقی بھی ہوں گی اور یہ بات معلوم ہے کہ بقاء خود ایک معنی ہے تو اس سے تو معنی کا معنی کے ساتھ قیام لازم آئے گا جو کہ باطل ہے ۔؟
جواب :- یہ اعتراض تو اس وقت ہوگا جب بقاء اور صفت الگ الگ چیزیں ہوں بلکہ بقاء تو عین صفت میں موجود ہے لہٰذا اعتراض ہی درست نہ ہوا ۔

سوال :- اللہ پاک کی صفات ثبوتیہ اور صفات سلبیہ بیان کریں ۔ ؟
جواب :- صفات ثبوتیہ :- اللہ پاک واحد ہے ، قدیم ہے ، حی ، قادر ، علیم ، سمیع ، بصیر وغیرہ سب صفات ثبوتیہ ہیں ۔
صفات سلبیہ :- اللہ پاک عرض نہیں ، جسم نہیں ، جوہر نہیں ، صورت والا نہیں ، محدود نہیں ، معدود نہیں ، متبعض نہیں ، متحیز نہیں ، یہ سب صفات سلبیہ ہیں ۔

"راہِ علم میں مشقتیں"

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-
علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی راہ میں فقر و فاقہ کی تکلیف برداشت نہ کی جائے ۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ تحصیل علم کے سبب اس قدر نادار ہوگئے تھے کہ گھر کی چھت تک فروخت کر دی تھی ۔ ان کی غذا یہ تھی کہ مدینہ طیبہ کے کوڑے کرکٹ سے گلی سڑی کشمش پکڑ پکڑ کر کھایا کرتے تھے ۔

(علامہ ابن عبد البر : جامع بیان العلم و فضلہ ص 81)

کتبہ :- نیاز رضا عطاری 19 اگست 2023 بروز ہفتہ